سود کی لعنت اور اس کا علاج

سلسلہ نمبر :188

خطاب جمعہ

01 ستمبر 2023

/AIMPLB_Official

خطاب جمعہ: برائے یکم ستمبر ۲۰۲۳ء

سود کی لعنت اور اس کا علاج

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین امّا بعد! اعوذ باللہ من شیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۝۲۷۸ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ۚ وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ۝۲۷۹

کچھ عرصہ پہلے حیدر آباد میں ایک ایسا دلدوز واقعہ پیش آیا، جس نے ان تمام لوگوں کو لرزا کر رکھ دیا ہوگا، جن کے دلوں میں انسانیت کی معمولی سی چنگاری بھی رہی ہو، ایک غریب مسلمان شخص نے ایک ظالم صفت مسلمان شمار کئے جانے والے شخص سے اپنی شدید مجبوری اور ضرورت کے تحت سود پر قرض حاصل کیا، سود بھی اتنا کہ روپیہ پر چالیس پیسے اور یومیہ ادائیگی کی قسطیں طئے پائیں، وہ غریب قرض ادا کر رہا تھا؛ لیکن اپنی پریشانی اور تنگ دستی کی وجہ سے چند دن قرض ادا نہیں کر پایا، یہاں تک کہ سود کی وجہ سے اصل رقم سے کئی گنا قرض کی رقم ہوگئی؛ کیوں کہ بعض سود خوار ایک دن کی تاخیر پر مطلوبہ رقم کو دوگنا کردیتے ہیں، سود خوار کا بار بار اس کے گھر پہونچنا اور اس کو بے آبرو کرنا تمام اخلاقی حدوں کو پار کرتے ہوئے یہاں تک پہونچ گیا کہ غالباً اس غریب کی لڑکی اغوا کر لی گئی، پھر اس کے ساتھ کیا زیادتی کی گئی؟ یہ تو اللہ کو معلوم؛ لیکن اسے چار مینار کی بلندی سے نیچے دھکیل دیا گیا اور آخر وہ زخموں سے جانبر نہیں ہوسکی، کچھ لوگوں نے بجا طور پر مطالبہ کیا ہے کہ اس شخص کو پھانسی پر لٹکا دینا چاہئے؛ کیوں کہ جب تک ایسے مجرموں کو کیفر کردار تک نہ پہونچایا جائے اور عبرت ناک سزا نہیں دی جائے، ایسے جرائم کی روک تھام نہیں ہوسکتی، مگر پھانسی کے پھندے پر چڑھانا ظاہر ہے کہ حکومت اور عدالت کے دائرۂ اختیار میں ہے اور لوگوں نے قانون سے بچنے کے اتنے چور دروازے بنا لئے ہیں کہ اکثر اوقات سیاسی اثر ورسوخ کے حامل اور دولت وثروت سے سرفراز مجرموں پر کوئی کاروائی نہیں ہو پاتی اور ان کی طاقت کے آگے انصاف کو شکست اٹھانی پڑتی ہے؛ البتہ سماج کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کا بائیکاٹ کرے اور اسے محسوس کرائے کہ اس کی ذلیل اور نازیبا حرکت ناقابل قبول ہے اور پورا سماج اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے، یہ سزا سماج خود دے سکتا ہے اور یہ پھانسی سے کچھ کم درجہ کی سزا نہیں ہے۔

اسلام نے اسی لئے سود کو نہایت مذموم، حد درجہ ناپسندیدہ گناہ اور ظالمانہ فعل قرار دیا ہے، قرآن مجید میں چار چار آیتوں میں سود کی مذمت اور ممانعت ہے، ارشاد فرمایا گیا کہ سود خوار قیامت کے دن اس طرح اٹھیں گے کہ گویا وہ آسیب زدہ ہیں، (البقرۃ: ۲۷۵) یہ بھی فرمایا گیا کہ اگر سود چھوڑنے کو تیار نہ ہو تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ، (البقرۃ: ۲۷۸) یہودی سود خواری میں پیش پیش تھے، ان کی اس بری حرکت کا خاص طور پر ذکر فرمایا گیا، (النساء: ۶۰) یہ بھی ارشاد ہوا کہ سود کا لین دین مال میں اضافہ کے لئے کرتے ہو؛ لیکن اللہ کے نزدیک اس سے مال میں حقیقی اضافہ نہیں ہوگا اور خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے جذبہ سے جو زکوۃ ادا کرتے ہیں، اس میں اللہ کی طرف سے برکت ہوگی اور کئی چند اضافہ ہوگا، (الروم: ۳۹)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کی اس درجہ مذمت فرمائی ہے کہ کم گناہ ہوں گے جن کی اس درجہ مذمت کی گئی ہوگی، اور اس کا کم تر درجہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کرے، (مستدرک حاکم: ۲/ ۳۷، علی شرط الشیخین) حضرت عبد اللہ بن حنظلہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کے ایک درہم کو چھتیس زنا سے بڑھ کر قرار دیا ہے، (الترغیب والترہیب: ۳/ ۷) عوف بن مالکؓ راوی ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ان گناہوں سے خوب بچو، جو بخشے نہیں جائیں گے، پھر یہ بھی ارشاد فرمایا کہ سود کھانے والا قیامت کے دن مخبوط الحواس مجنون کی صورت میں اٹھایا جائے گا، (مجمع الزوائد: ۴/ ۱۱۰)۔

اسلام کی نظر میں سود کی جو شناعت ہے، اس کے تحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع سے مجمع عام میں اس کی حرمت کا اعلان فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں جو سود کا رواج تھا، اسے میں اپنے قدموں کے نیچے دفن کرجاتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے چچا عباس ابن مطلب ؓ کے سود کو کالعدم قرار دیتا ہوں، (مسلم، حدیث نمبر: ۱۲۱۸، عن جابر بن عبداللہ ص) سود کے سلسلہ میں شریعتِ اسلامی میں جو سخت رویہ اختیار کیا گیا ہے، اس پس منظر میں سلفِ صالحین نے ہمیشہ اس میں احتیاطی پہلو کو اختیار کیا ہے، حضرت عمرؓ تلقین فرمایا کرتے تھے کہ سود سے بھی بچو اور شبہ سود سے بھی، حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے تھے کہ اگر اسلامی حکومت میں کوئی شخص سودی کاروبار میں ملوث ہو تو امام المسلمین کی ذمہ داری ہے کہ اس سے تائب ہونے کا تقاضہ کرے اور اگر وہ تائب نہیں ہو تو اس کی گردن اڑادے:

’’حق علی إمام المسلمین أن یستتیبه فإن رجع وإلا ضرب عنقه‘‘ (شرح الترغیب والترہیب: ۳/ ۱۵)

سود کی حقیقت کیا ہے؟ اس کو خود رسول اللہ انے بیان فرمادیا ہے، حضرت ابوہریرہ ص فرماتے ہیں کہ آپ انے ارشاد فرمایا: دینار کا دینار سے اس طرح تبادلہ ہونا چاہئے کہ کسی طرف سے کمی بیشی نہیں ہو، درہم کا درہم سے تبادلہ اس طرح ہونا چاہئے کہ کمی بیشی نہ ہو: ’’الدینار بالدینار لا فضل بینهما الخ‘‘ (مسلم، حدیث نمبر: ۱۵۸۸) کیوں کہ اس تبادلہ میں کمی بیشی ہو تو سود ہے، دینار سونے کا سکہ تھا اور درہم چاندی کا، موجودہ دور میں کاغذی نوٹ سونے سے مربوط ہیں؛ اس لئے جو حکم دینار کے دینار اور درہم کے درہم سے تبادلہ کا ہے، موجودہ دور میں روپیہ یا کسی ملک کی کرنسی کا اسی ملک کی کرنسی سے تبادلہ ہو، اس کا بھی یہی حکم ہوگا، اگر کسی شخص کو روپے دئے جائیں اور اس سے زیادہ روپے وصول کئے جائیں یا کسی مالی ادارہ میں روپیہ جمع کیا جائے اور جمع کردہ رقم سے زیادہ رقم وصول کی جائے تو یہ بھی یقینا سود ہی کی ایک صورت ہے۔

ایک تو یہ پہلو ہے، دوسرا پہلو خود سودی قرض حاصل کرنے والوں سے متعلق ہے،--- جیسا کہ ذکر کیا گیا --- جیسے سود کا لینا حرام ہے، اسی طرح سودی قرض حاصل کرنا اور اس پر سود ادا کرنا بھی حرام ہے، رسول اللہ انے دونوں پر لعنت فرمائی ہے، اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ سود لینے اور دینے والا دونوں برابر ہے: ’’--- الآخذ والمعطی فیه سواء‘‘ (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب الصرف وبیع الذهب بالورق نقدا، حدیث نمبر: ۱۵۸۴)؛ کیوں کہ اگر سود لینے والے افراد کسی سماج میں نہ ہوں، تو سود خواروں کا کاروبار خود بخود بند ہو جائے گا؛ اس لئے مسلمانوں میں یہ شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ آخری حد تک اپنے آپ کو سود سے بچائیں، شادی کی فضولیات کے لئے، عید کے کپڑوں کے لئے، دعوتوں اور سماجی تقریبات کے لئے اور اس طرح کی دوسری چیزوں کے لئے سود پر قرض حاصل کرنا قطعاً حرام ہے؛ اس لئے اپنے آپ کو فضول خرچی سے بچائیں، اس وقت ہمارے سماج میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی جو کوشش ہو رہی ہے، اس سے ہمیں اپنے آپ کو دور رکھنا ہے، پریشانیوں کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کریں اور محبت اور جفاکشی کے ذریعہ اپنی ضرورت پوری کریں؛ لیکن سود خواروں کے دروازوں پر نہ پہونچیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کی دنیا میں کسبِ معاش کے مواقع بہت بڑھ گئے ہیں، ہر شعبۂ زندگی میں افرادی وسائل کی ضرورت ہے اور بہت سے ایسے فنی کام ہیں، جن کو سیکھنے کے لئے تعلیم کی بھی ضرورت نہیں، اسی طرح بہت سے ایسے کام ہیں، جن کو غیر تعلیم یافتہ خواتین بھی معمولی تربیت کے ذریعہ انجام دے سکتی ہیں، اگر لوگوں میں محنت اور جفاکشی کا مزاج پیدا ہو جائے، ہر طرح کے جائز کام انجام دینے کے لئے لوگ تیار ہوں، آمدنی کی ایک خاص مقدار اور زندگی کے لئے ایک خاص معیار پہلے سے اپنے ذہن میں نہیں رکھیں اور اپنے پیشہ کے ساتھ پوری وفاداری برتیں اور دیانت، امانت اور وعدہ کی پابندی کے ساتھ خدمت انجام دیں تو کسی کے بے روزگار رہنے کی نوبت نہیں آئے گی؛ اس لئے ضرورت ہے کہ ہم معاشرہ میں محنت، جفاکشی، صبر وقناعت، آمد و خرچ میں تنظیم کا مزاج پیدا کریں اور رفاہی تنظیمیں سلم آبادیوں میں ایسے ووکیشنل کورسز کا انتظام کریں، جن کے ذریعہ ناخواندہ یا کم تعلیم یافتہ مرد و خواتین باعزت روزگار حاصل کرسکیں۔

سود خوار فائنانسروں کی طرف سے جو زیادتیاں ہوتی ہیں، ان کا ایک بنیادی سبب یہ ہے کہ ہمارے سماج میں غیر سودی قرض دینے والے ادارے مفقود ہیں اور متمول افراد بھی اپنے بھائی کو قرض دینا نہیں چاہتے، اس صورت حال کو بدلنا ہوگا، حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق کی تقسیم میں اپنے بندوں

کے درمیان فرق کیا ہے، اور یکسانیت نہیں برتی ہے، یہی نابرابری ہے جس سے کائنات کا نظام جاری وساری ہے، اگر یہ نابرابری نہ ہوتی تو نہ کوئی شخص دوسرے کے یہاں ملازمت کا محتاج ہوتا، اور نہ کسی سرمایہ دار کو کوئی مزدور اور کارکن ہاتھ آتا، یہی احتیاج اور ضرورت بعض اوقات انسان کو قرض کے لین دین پر مجبور کرتی ہے، اگر جائز طریقہ پر اہلِ ثروت اپنے غریب بھائیوں کو قرض دیدیں تو خود بخود سود کا راستہ بند ہوجائے، افسوس کہ ایک تو مسلمانوں میں یہ برادرانہ اسپرٹ باقی نہیں رہی کہ وہ اپنے زائد از ضرورت مال میں دوسرے غریب بھائیوں کا حق محسوس کریں اور ان کو غیر سودی قرضے فراہم کریں، اور نہ لوگ قرض کے احکام ومسائل اور فضائل واجر ہی سے واقف ہیں۔

قرض کے لین دین کا ثبوت قرآن سے بھی ہے، حدیث سے بھی، اور اس پر اجماع واتفاق ہے اور مصلحت کا تقاضا بھی ہے، قرآن نے اللہ کے راستہ میں انفاق کو ''قرض حسن'' قرار دیا ہے، (البقرۃ: ۲۴۵) اس میں قرض کے جائز بلکہ مستحب اور مطلوب ہونے کی طرف واضح اشارہ ہے، ایک جگہ ''دَین'' کے ساتھ مدت لکھنے کی تاکید فرمائی گئی ہے، (البقرۃ: ۲۲۸) دَین کا لفظ عام ہے اور قرض بھی اس کے دائرہ میں آتا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعودص ارشادِ نبوی نقل کرتے ہیں کہ کسی مسلمان کو دوبار قرض دینا ایک بار صدقہ کرنے کے برابر ہے، (سنن بیہقی: ۵/ ۳۵۳، ابن ماجہ: ۲/ ۶۰ مع تحقیق: الاعظمی، وفیہ سلیمان وھو متروک) اور بھی متعدد روایتیں ہیں جن میں قرض دینے کی فضیلت وارد ہے؛ اسی لیے اس کے جائز ہونے پر امت کا اجماع ہے، (المغنی: ۴/ ۲۰۷) پھر قرض ایک ایسی مصلحت ہے کہ بہت سے مواقع پر اس سے مفر نہیں ہوتا، اس لیے اگر اس کی گنجائش نہ رکھی جائے تو تنگی اور دشواری کا باعث ہوگا، اور ناقابلِ برداشت حرج وتنگی کو دور کرنا شریعت کا ایک اہم ترین مقصد ہے، ارشاد ربانی ہے:

{مَا يُرِيدُ اللهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ} (المائدہ: ۶)

نیز فرمایا گیا کہ اللہ تم پر آسانی چاہتے ہیں نہ کہ دشواری: {يُرِيدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ} (البقرۃ: ۱۸۵)۔

قرض لینا گو مباح ہے؛ لیکن قرض دینا مستحب ہے؛ کیوں کہ یہ نیکی اور بھلائی میں تعاون ہے، (الشرح الصغیر: ۳/ ۲۹۲) حضرت عبداللہ بن مسعودص سے قرض دینے کی فضیلت اوپر مذکور ہوچکی ہے، حضرت انس ص سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں نے جنت کے دروازہ پر شب اسراء میں لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گنا، میں نے حضرت جبریل ل سے استفسار کیا کہ قرض صدقہ سے افضل کیوں ہے؟ حضرت جبریل ل نے کہا کہ وسائل رہنے کے باوجود دست سوال دراز کرتا ہے (اور اس پر صدقہ کیا جاتا ہے)، اور قرض کا خواستگار ضرورت ہی پر طلب گار قرض ہوتا ہے'' (ابن ماجہ: ۲/ ۵۶، حدیث نمبر: ۲۴۳۳)

جہاں ایک طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض دہندہ کو حسنِ سلوک کی ہدایت دی ہے، وہیں مقروض کو بھی تلقین فرمائی کہ وہ قرض خواہ کے ساتھ زیادتی نہ کرے اور بہتر معاملہ رکھے، باوجود استطاعت کے قرض کی ادائیگی میں کوتاہی اور ٹال مٹول کو آپ انے بہت ناپسند فرمایا ہے، اور فرمایا کہ یہ چیز اس کی بے عزتی اور سزا کا جواز پیدا کردیتی ہے، ''لی الواجد یحل عرضه وعقوبته'' (ابن ماجہ: ۲/ ۶۰، حدیث نمبر: ۲۴۵۲) یہاں تک کہ آپ انے متوفی کے مال میں سے پہلے اس کا دَین ادا کرنے کا حکم فرمایا، (ابن ماجہ: ۲/ ۶۰، حدیث نمبر: ۲۴۵۸) یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو دَین کی ادائیگی میں بہتر ہے، (ابن ماجہ: ۲/ ۶۰، حدیث نمبر: ۲۴۴۸) ایک حدیث میں وارد ہے کہ مومن کی روح اس کے دَین کے ساتھ معلق رہتی ہے؛ تا آں کہ اس کی طرف سے ادا کردیا جائے، (ابن ماجہ: ۲/ ۶۰، حدیث نمبر: ۲۴۳۷)، حضرت عبداللہ بن عمرص سے آپ اکا ارشاد منقول ہے کہ جس کا انتقال ہوا اس پر ایک دینار یا درہم بھی باقی ہو تو اسے اس کی نیکیوں میں سے وصول کیا جائے گا۔ (ابن ماجہ: ۲/ ۶۰، حدیث نمبر: ۲۴۳۹)

قرض دہندہ کو قرض پر نفع حاصل کرنا اور شرط لگانا کہ مقروض اسے اضافہ کے ساتھ واپس کرے، حرام ہے اور سود میں داخل ہے؛ کیوں کہ آپ انے قرض پر نفع حاصل کرنے سے منع فرمایا اور بعض روایتوں میں اسے سود قرار دیا گیا: ''کل قرض جر منفعة فھو ربا'' (دیکھئے: تلخیص الحبیر: ۳/ ۳۴) اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے، مقدار میں اضافہ تو حرام ہے ہی، کیفیت میں عمدگی کی شرط لگانا بھی جائز نہیں، مثلاً معمولی چیز دی اور شرط لگائی کہ اس کے بدلے بہتر چیز

واپس کرے، یہ بھی درست نہیں (ہندیہ: ۳/ ۲۰۲)، اگر قرض دہندہ نے شرط تو نہ لگائی؛ لیکن مقروض نے بہ طور خود عمدہ چیز واپس کی یا زیادہ مقدار کے ساتھ واپس کی تو ایسا کرنا جائز ہے، آج کل بعض ادارے قرض جاری کرتے ہیں اور قرض کے تناسب سے مقروض سے ماہانہ فیس رکنیت وصول کرتے ہیں، یہ صورت بھی جائز نہیں اور یہ بھی سود کے دائرہ میں آتا ہے، ایسے قرض کو غیر سودی قرض کہنا محض دھوکہ ہے۔

موجودہ حالات میں پس ماندہ مسلمانوں کو اونچا اٹھانے ،سودی قرض کی لعنت سے انہیں بچانے اور روزگار کے اعتبار سے خود مکتفی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ غیر سودی قرض فراہم کرنے والی انجمنیں قائم ہوں، یہ ہر محلہ اور گاؤں کی سطح پر ہوں اور چھوٹے قرضے کمزور طبقہ کو فراہم کریں اور چھوٹی چھوٹی قسطوں میں اسے وصول کریں، یہ اپنے انتظامی اخراجات کے لئے ان ہی مقروضوں سے سروس چارج لے سکتی ہیں، نیز مسلمان سرمایہ دار اپنے محفوظ اور فاضل سرمایہ کا ایک حصہ ایک مقررہ مدت کے لئے ایسے اداروں کو حوالہ کردیں، جائز مقاصد اور ضروری کاموں ہی کے لئے قرضے جاری کئے جائیں، جب تک ہم اس طرح کے ادارے قائم کرنے میں کامیاب نہ ہوں گے، سماج سے ایسے مظالم کا سدباب نہ ہوسکے گا ،مسلمان مذہبی تنظیموں اور اداروں کو ترجیحی طور پر اس کام کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، اس کے بغیر محض اخباری بیانات ،تقریروں اور فتوں سے ظالم سودخواروں کی ستم انگیزیوں کا سدباب نہیں ہوسکے گا۔ اللہ پاک تمام مسلمانوں کو سود کی لعنت سے محفوظ رکھے اور حلال روزی کو تمام کے لیے آسان فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

☆......☆......☆

سوشل میڈیا ڈیسک آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

ہر ہفتہ خطاب جمعہ حاصل کرنے کے لیے درج ذیل نمبر پر اپنا نام اور پتہ ارسال کریں

9834397200